سوال

(167) غائبانہ نمازِجنازہ کے متعلق اشتہارات شائع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طورپر شہید کی غائبانہ نمازہ جنازہ کے متعلق اشتہارات شائع کیۓ جاتے ہیں پھربڑی دھوم دھام سے نمازجنازہ ادا کی جاتی ہے، اور نماز سے پہلے کافی دیر تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے، کیا شرعی طورپر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں تین باتیں قابل غورہیں۔

1۔ غائبانہ نمازجنازہ۔ 2۔ شہید کی نمازجنازہ۔ 3۔ شہید کی غائبانہ نمازجنازہ۔

غائبانہ نمازجنازہ کے متعلق محدثین نے چند شرائط کے ساتھ صرف جواز کی حدتک اجازت دی ہے، چنانچہ امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہر غائبانہ میت کا نمازجنازہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نہ تھا آپ کے عہد مبارک میں بے شمار مسلمان مدینہ سے باہر فوت ہوئے، ان کی غائبانہ نمازجنازہ نہیں پڑھی گئی، صرف حبشہ کے سربراہ نجاشی کا آپ نے غائبانہ جنازہ پڑھا ہے۔ [زادالمعاد، ص:۲۰۵، ج ۱]

تاہم ہمارے نزدیک اس کے متعلق موقف ہے کہ ہر مرنے والے کا غائبانہ جنازہ پڑھنا غیر مشروع ہے، ہاں، جس کی علمی، ملی اورسیاسی خدمات ہوں، اس کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے میں چنداں حرج نہیں ہے وہ بھی ضروری نہیں ہے۔ دوسری قابل غوربات شہید کے جنازہ سے متعلق ہے، شہید کا جنازہ بھی ضروری نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کوان کے خونوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیااوران کی نمازجنازہ نہیں پڑھی۔ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۳۴۳]

شہدائے بدر کے متعلق بھی نمازجنازہ کا کوئی ذکر احادیث میں منقول نہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازجنازہ پڑھی ہوتی توصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ضرور بیان کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کی نمازجنازہ دوسرے مسلمانوں کی طرح واجب نہیں ہے صرف جواز کی حدتک اجازت ہے، جیساکہ دیگرروایات میں اس کی صراحت ہے، مثلاً صحیح بخاری، مغازی: ۴۰۴۲، ابوداؤد، جنائز: ۳۱۳۷اورنسائی، جنائز: ۱۹۵۵ میں ہے۔

تیسری بات کہ شہید کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھنا تواس کے متعلق خیرالقرون میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں حضرت عبداللہ بن رواحہ

اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما مدینہ سے باہر ایک جنگ میں شہید ہوئے ، بذریعہ وحی آپ کو اطلاع دی گئی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا ہو، سوال میں چند ایک امتیازی علامتوں کے ساتھ شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر ہے ۔ بلا شبہ ہمارے ہاں بعض ناگزیر حالات کی بنا پر دھوم دھام سے شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا رواج چل نکلا ہے اور اس کے مندرجہ ذیل امور کی بجا آوری کو ضروری خیال کیا جاتا ہے ۔

1 ۔ شیر دل شہید کے غائبانہ جنازے کے لئے بڑے بڑے اشتہارات شائع کر کے درو دیوار پر لگائے جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے اشتہارات انفرادی طور پر تقسیم کئے جاتے ہیں ۔

2 ۔ مساجد اور دینی مراکز میں اس کے متعلق اعلانات کئے جاتے ہیں ۔

3 ۔ کسی قد آور شخصیت کو غائبانہ نماز جنازہ کی امامت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے ۔

4 ۔ علاقہ بھر سے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں ۔

5 ۔ خواتین کو وہاں لے جانے کے لئے بسوں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ۔

6 ۔ مزعومہ تحریک کو زندہ رکھنے کے لئے تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لئے مقررین کو دعوت دی جاتی ہے ۔

7 ۔ دھواں دار تقاریر سے خوب لوہا گرم کیا جاتا ہے ، پھر شعبہ مالیات کو مضبوط کرنے کے لئے خواتین و حضرات سے چندہ کی اپیل کی جاتی ہے ۔

8 ۔ آخر میں پانچ منٹ ، دس منٹ میں شہید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھ کر عوام الناس کو فارغ کر دیا جاتا ہے ۔

اس انداز سے شہید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کے متعلق خود تحریک جہاد برپا کرنے والے بعض حضرات بھی مطمئن نہیں ہیں اور اپنے عدم اطمینان کا برملا اظہار کرتے ہیں لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تحریک کے ساتھ وابستہ رہنے میں عافیت محسوس کرتے ہیں بوقت ضرورت ان کی نشاندہی بھی کی جا سکتی ہے ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کی طرف سے جہاد کے احکام و مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ''الجہاد الاسلامی'' نامی کتاب جو تقریباً 900 صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس میں شہید کی غائبانہ نماز جنازہ کا عنوان سرے سے غائب ہے ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کو خود بھی اس کے متعلق شرح صدر حاصل نہیں ۔ بہر حال ہمارے نزدیک مذکورہ بالا انداز سے شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا محل نظر ہے ۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 204